السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کتاب بدورالأہلہ مولفہ نواب صدیق حسن خان کے ص :73 میں یہ عبارت (رسد ورسم اسلام اززمن نبوت تاایں دم خواندن خطبہ است بعبادت عربی کہ دربلاد عجم باش وہرچند دلیلے مانع از غیرایں لسان مبین) واقع ہے ۔ اس عبارت امر پر استدلال (کہ غیر عربی زبان میں خطبہ پڑھنا ممنوع ہے) صحیح یا یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بدورالاہلہ کے عبارت منقولہ استفتاء سے استدلال اس امر پر کہ غیر عربی زبان میں خطبہ پڑھنا ممنوع ہے صحیح نہیں ہے ۔ اس لیے کہ عبارت منقولہ استفتا میں جو ایک نہایت عام دعویٰ کیا گیا ہے، اس سے قطع نظر کہ اس دعویٰ کا ثبوت کیا ہے اوراس کا احاطہ علمی کیوں کہ حاصل ہوا اوراس سے بھی قطع نظر امام ابوحنیفہ کا فتویٰ اس دعویٰ کے عموم کا ناقص ہے ۔ خوداسی عبارت منقولہ میں یہ بھی موجود ہے کہ '' ہرچند دلیلے مانع از غیرایں مبین ،، بھلا جب کوئی دلیل غیر عربی زبان میں خطبہ پڑھنے سے مانع موجود ہو، تو عربی زبان میں خطبہ پڑھنا ممنوع کیوں کر ہوگا !کیا ممنوعیت (حرمت یا کراہت) حکم شرع نہیں ہے ، اورجب یہ حکم شرعی ہے اوراس سے کس طرح انکار نہیں ہوسکتا ،اورہر امر شرعی کے ثبوت کےلیے کوئی دلیل شرعی ضرور ہے ، تو اس ممنوعیت کی ثبوت کےلیے بھی دلیل شرعی کیوں ضروری ہوگی اورجب کوئی دلیل موجود نہ ہو تو ممنوعیت کے ثبوت کی کیا صورت ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 396

محدث فتویٰ